ایس ایم ای فنانس میلہ

ایم ڈی، ایس بی پی بی ایس سی جناب قاسم نواز کا خطاب

شنگریلا گارڈنز، ملتان

22فروری2016ء

معزز مہمانانِ کرام،خواتین وحضرات!

السلام علیکم اور سہ پہر بخیر!

آج ملتان کے ایس ایم ای فنانس میلے میں شرکت پر مجھے بے حد خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ میں انفرااسٹرکچر، ہاؤسنگ و ایس ایم ای فنانس ڈپارٹمنٹ ایس بی پی، اسمیڈا (SMEDA)، بینکوں اور تجارتی تنظیموں کے اشتراک سے اس تقریب کے کامیاب انعقاد پر ہمارے ملتان کے فیلڈ آفس اور ڈویلپمنٹ فنانس سپورٹ ڈپارٹمنٹ، ہیڈ آفس کراچی کی کوششوں پر انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں اور تمام مہمانوں اور شرکا کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ ملتان اور بہاولپور کے علاقوں سے پورے جنوبی پنجاب کی نمائندگی کرنے والے والے ایس ایم ای فریقوں کی شرکت کے باعث تقریب کے لیے یہ ایک فقید المثال موقع ہے کہ وہ فنانسنگ کے دستیاب ذرائع اور اپنے کاروبار کو بڑھانے کے حوالے سے مواقع کے بارے میں آگاہی حاصل کریں کیونکہ اس سے پاکستان کے پورے ایس ایم ای شعبے کی کارکردگی میں بہتری آئے گی۔ خاص طور پر میں ایس ایم ای کاروباری مالکان کا شکر گذار ہوں جنہوں نے اس پروگرام میں شرکت کے لیے وقت نکالا۔

میں آپ کو آگاہ کرنا چاہوں گا کہ یہ اس سال منعقد ہونے والا ایس ایم ای فنانس کا دوسرا میلہ ہے اور ایسی مزید کئی تقریبات منعقد کی جائیں گی۔ پاکستان میں 3.2 ملین سے زائد اقتصادی ادارے موجود ہیں جن میں

سے بیشتر ایس ایم ایز ہیں جن کا ملک کی جی ڈی پی میں حصہ 30 فیصد ہے۔ یہ شعبہ ملک کی 78 فیصد غیر زرعی افرادی قوت کو روزگار فراہم کرتا ہے اور اس سے 25 فیصد برآمدی آمدنی حاصل ہوتی ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ ہماری معیشت میں ایس ایم ای کا شعبہ کتنی اہمیت رکھتا ہے۔ تاہم اس کی بے پناہ افادیت کے باوجود یہ شعبہ ابھی تک پسماندہ ہے جس کی عکاسی اس شعبے کو دی گئی فنانسنگ کی موجودہ سطح سے ہوتی ہے جو آخر دسمبر 2015ء تک 305 ارب روپے تھی جبکہ مجموعی فنانسنگ میں بینکوں کا حصہ بھی 2007ء کے 17 فیصد سے کم ہوکر 2015ء میں 6.1 فیصد پر آ گیا ہے۔ تاہم یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ اس میں کمی کا جو رجحان 2013ء تک برقرار تھا اس میں تبدیلی آنا شروع ہوگئی ہے، جسے جون 2013ء تا دسمبر 2015ء کی مدت میں دیکھا جاسکتا ہے۔

خواتین وحضرات!

ایس ایم ای شعبے کے لیے مالی خدمات کو فروغ دینے کی کوششوں کے دوران ہمیں اس شعبے کی مالی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کئی رکاوٹوں کو دور کرنے میں کچھ مشکلات کا سامنا ہے۔ اس شعبے کو اس وقت یہ مسائل درپیش ہیں :

*ایس ایم ایز کے متعلق یہ تصور کہ وہ high risk منصوبے ہیں

* بینکوں/ ڈی ایف آئیز میں product innovation کا فقدان

* بینکوں/ ڈی ایف آئیز میں ایس ایم ای فنانس کے ماہرین کی کمی

* کریڈٹ اسکورنگ، Cash flow-based Financing، پروگرام پر مبنی فنانسنگ کا فقدان

*ایس ایم ایز کو خدمات مہیا کرنے کے transaction کی بلند لاگت

*اطمینان بخش business plans، اکاؤنٹنگ اور دیگر معلومات کا نہ ہونا

* بطور سیکورٹی استعمال کے لیے نامناسب اثاثے

* مختلف بینکاری خدمات کے متعلق مالی آگاہی کا فقدان

مجھے یقین ہے کہ مالی شعبہ نہ صرف ان چیلنجز کے خلاف ثابت قدم رہا ہے بلکہ اس نے نمو بھی حاصل کی ہے۔ گذشتہ برسوں کے دوران ہم نے mandatory credit regime سے الگ ہو کر ایک کھلے اور مارکیٹ پر مبنی ماڈل کو اختیار کرلیا ہے جس میں اسٹیٹ بینک نے ایس ایم ای فنانس کی نمو کو بڑھانے کے لیے مالی اداروں کے سہولت کار اور ترقیاتی شراکت دار کا کردار اختیار کرلیا ہے۔

ایس ایم ای کے شعبے کی ترقی کے لیے ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن اسٹیٹ بینک کے ساتھ قریبی تعاون کررہا ہے، اس کا مقصد ایس ایم ای قرضوں کو فروغ دینا ہے تا کہ اس شعبے کے اثرات، شمولیت، کارگزاری اور رسائی کو بہتر بنایا جائے۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ ایس بی پی بی ایس سی نے اس مقصد کے لیے پورے ملک میں کون سی اہم سرگرمیاں اور اقدامات کیے ہیں:

* ایس بی پی بی ایس سی 2010ء سے ''ایس ایم ای کریڈٹ گارنٹی اسکیم'' پر کامیابی سے عمل درآمد کررہی ہے اور دس ہزار سے زائد قرضوں کو کریڈٹ گارنٹی کا تحفظ فراہم کررہی ہے۔

* ایس بی پی بی ایس سی ''ایس ایم ای کو جدید بنانے کی اسکیم'' کے تحت ری فائنانس کی سہولت بھی فراہم کررہی ہے، اس کے تحت قرض گیر اپنے کارخانے اور مشینری کو جدید بنانے کے لیے رعایتی قرضے حاصل کرسکتے ہیں۔

* ایس ایم ای اداروں کو اسٹیٹ بینک کی پالیسیوں/ اقدامات سے آگاہ کرنے کے لیے ایس ایم ای فنانس فوکس گروپس کے ششماہی اجلاس بی ایس سی کے 13 فیلڈ آفسز میں کیے جاتے ہیں۔ یہ اجلاس فیڈ بیک حاصل کرنے کا بہترین موقع ہوتے ہیں، اور ان میں علاقائی متعلقہ فریقوں کے ساتھ مسائل اور ان کے حل پر گفتگو کی جاتی ہے۔ ان اجلاسوں میں خاصی تعداد میں لوگ شریک ہوتے ہیں جن کا تعلق بینکوں، مقامی چیمبرز، اسمیڈا، اور علمی حلقوں سے ہوتا ہے۔

* ایس ایم ای قرضہ لینے والے افراد عام طور پر غیر رسمی شعبے میں کام کرتے ہیں، ان کے پاس دستاویزات اور اکاؤنٹنگ معیارات کی کمی ہوتی ہے، یہ لوگ ان خصوصی پالیسیوں اور اسکیموں سے اکثر ناواقف ہوتے ہیں جو پالیسیاں اور اسکیمیں ان کے کاروبار کو مدد دے سکتی ہیں۔ ان چیزوں کو سامنے رکھتے ہوئے ایس بی پی بی ایس سی کے فیلڈ آفسز مقامی متعلقہ فریقوں کے ساتھ مل کر آگاہی کے سیشن باقاعدگی سے منعقد کرتے ہیں۔ آج کی تقریب میں لوگوں کی شرکت دیکھ کر اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ ایسے پروگرام پالیسیوں کے بارے میں شعور پھیلانے کا ایک مؤثر طریقہ ہیں، اور ان سے اس شعبے کے افراد کے درمیان رابطہ بھی بہتر ہوتا ہے۔

* آخر میں، لیکن اہم بات یہ کہ اسٹیٹ بینک کے تعاون سے بی ایس سی اسمیڈا اور بینکاروں کے ذریعے تن دہی سے یہ کام کر رہی ہے کہ ایس ایم ای سے قرض لینے والوں کی استعداد بڑھانے میں مصروف ہے، اور اس کے لیے وہ ملکی اور بین الاقوامی ماہرین کی بھی مدد لیتی ہے۔ یہ ماہرین مالی خدمات فراہم کرنے والوں کے طرزِ فکر کو اس طرح ڈھال رہے ہیں کہ خدمات کی فراہمی بہتر ہو اور منافع بھی بڑھے۔

خواتین وحضرات!

* اسٹیٹ بینک اور بی ایس سی، ایس ایم ای کے قرضوں میں اضافے کی حالیہ رفتار کو مثبت سمجھتے ہیں اور ہماری رائے ہے کہ کمرشل بینکوں کو سالانہ اہداف دینے کے حالیہ اقدام سے اس شعبے کی نمو مزید بڑھے گی۔ تاہم ہمیں اس حقیقت سے آگاہ ہونا چاہیے کہ سفر ابھی شروع ہوا ہے۔ ایس ایم ای شعبے کی ترقی کے لیے کوششیں جاری رکھنا ہمارا عزم ہے، اور ہمیں امید ہے کہ پالیسی سازوں اور اس صنعت، خصوصاً مقامی چیمبرز کی مشترکہ کوششوں سے ایس ایم ای فنانسنگ پاکستان میں بینکوں کے لیے ایک مضبوط، قابلِ رسائی اور مستحکم شعبہ بن کر ابھرے گی۔

* آخر میں، میں ملتان چیمبر آف کامرس، اسمیڈا، مقامی بینکوں، تجارتی تنظیموں، اور اہل علم حضرات کا تہِ دل سے شکریہ ادا کروں گا جنہوں نے اس تقریب کے انعقاد میں منتظمین کے ساتھ تعاون کیا۔ میں شرکائے تقریب سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ ہمیں اپنی تجاویز اور آرا سے آگاہ کریں تاکہ ہم ان پر عمل کر کے اس شعبے کے لیے اور مفید سہولیات مہیا کرسکیں۔ شرکائے تقریب کے لیے میں امید کرتا ہوں کہ یہ سیکھنے کا موقع ثابت ہوگا، اس سے جدت طرازی کو بڑھاوا ملے گا، جس سے ایس ایم ای فنانسنگ کے مسائل کا پائیدار حل بھی تلاش کرنے میں مدد ملے گی۔

شکریہ!